سوال

(122) نماز عشا پر کھانے کو مقدم کرنا صحیح ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا لوگوں کی یہ بات صحیح ہے : ’’جب نماز عشاء کا وقت ہو جائے اور رات کا کھانا حاضر ہو تو کھانے کو نماز پر مقدم کر لو۔ ‘‘ یہ کلمہ لوگوں کی زبان پر عام ہے لیکن مجھے نہیں معلوم کہ یہ صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ صحیح ہے، نبی کریم ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا :

«إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ، فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ» (صحيح البخاري الاذان باب اذا حضر الطعام واقيمت الصلاة حديث 672 وصحيح مسلم المساجد باب كراهية الصلاة بحضرة الطعام الخ حديث 557)

’’جب شام کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو نماز مغرب سے پہلے کھانا کھاؤ اور اپنا کھانا چھوڑ کر نماز کے لیے عجلت نہ کرو۔ ‘‘

یعنی جب شام کا کھانا تیار ہو، انسان کو کھانے کی طلب بھی ہو تو وہ نماز کے لیے جانے سے پہلے کھانا کھا لے کیونکہ جب نماز سے پہلے کھانا تیار ہو جائے تو انسان کی توجہ اس کی طرف مبذول ہو گی جس کی وجہ سے نماز میں کمی واقع ہو گی، لہٰذا نبی ﷺ نے فرمایا :

«لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ، وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ» (صحيح مسلم المساجد باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام الخ حديث 560)

’’کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں ہوتی اور نہ اس وقت جب اسے بول براز کا تقاضا ہو‘‘

یہاں اس طرف اشارہ کرنا بھی واجب ہے کہ آدمی کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ کھانے کا ہمیشہ وہ وقت نہ ہو جو نماز کا بھی وقت ہو کیونکہ اس طرح نماز باجماعت ادا نہیں کی جا سکتی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص116

محدث فتویٰ